بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَعَسٰى يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم یکشنبہ

ایڈیٹر

روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۷/۲۲ | ۲۸ صلح ۱۳۴۷ ہش ۲۷ شوال ۱۳۸۷ھ ۲۸ جنوری ۱۹۶۸ء | نمبر ۱۸

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مبارک وہی دن ہے جو خدا تعالیٰ کی محبت اور وفا میں گزرے

اگر انسان صادق اور وفادار نہیں تو اس کے اعمال کچھ بھی قیمت نہیں رکھتے

"عبداللطیف کے لئے وہ دن جو اس کی سنگساری کا دن تھا کیسا مشکل تھا۔ وہ ایک میدان میں سنگساری کے لئے لایا گیا۔ اور ایک خلقت اس تماشہ کو دیکھ رہی تھی مگر وہ دن اپنی جگہ کس قدر قدر و قیمت رکھتا ہے اگر اس کی باقی ساری زندگی ایک طرف ہو اور وہ دن ایک طرف تو وہ دن قدر و قیمت میں بڑھ جاتا ہے۔ زندگی کے یہ دن بہرحال گزر ہی جاتے ہیں۔ اور اکثر بہائم کی طرح زندگی گزارتے ہیں لیکن مبارک وہی دن ہے جو خدا تعالیٰ کی محبت اور وفا میں گزرے۔ فرض کرو کہ ایک شخص کے پاس لطیف اور عمدہ غذائیں کھانے کے لئے اور خوبصورت بیویاں ہیں اور عمدہ عمدہ سواریاں سوار ہونے کو رکھتا ہے۔ بہت سے نوکر چاکر ہر وقت خدمت کے لئے حاضر رہتے ہیں۔ مگر ان سب باتوں کا انجام کیا ہے؟ کیا یہ لذتیں اور آرام ہمیشہ کے لئے ہیں؟ ہرگز نہیں ان کا انجام آخر فنا ہے۔ مردانہ زندگی یہی ہے کہ اس زندگی پر فرشتے بھی تعجب کریں۔ وہ ایسے مقام پر کھڑا ہو کہ اس کی استقامت اخلاص اور وفاداری تعجب خیز ہو۔ خدا تعالیٰ نامرد کو نہیں چاہتا۔ اگر زمین و آسمان بھی ظاہری اعمال سے بھر دیں لیکن ان اعمال میں وفا نہ ہو تو ان کی کچھ بھی قیمت نہیں۔ کتاب اللہ سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ جب تک انسان صادق اور وفادار نہیں ہوتا اس وقت تک اس کی نمازیں بھی جہنم ہی کو لے جانے والی ہوتی ہیں۔ جب تک پورا وفادار اور مخلص نہ ہو ریاکاری کی جڑ اندر سے نہیں جاتی۔ لیکن جب پورا وفادار ہو جاتا ہے۔ اس وقت اخلاص اور صدق آتا ہے اور وہ زہریلا مادہ نفاق اور بزدلی کا جو پہلے پایا جاتا ہے دور ہو جاتا ہے"۔

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۲۶۲-۲۶۳)

اخبار احمدیہ

80

- ربوہ ۲۷ جنوری۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ البتہ کچھ ضعف ابھی چل رہا ہے۔ احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین اللّٰھم آمین۔

- ربوہ ۲۷ جنوری۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کل ضعف کی تکلیف کے باوجود مسجد مبارک میں تشریف لا کر نماز جمعہ پڑھائی۔ حضور نے خطبہ جمعہ میں اس امر پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ اس نے محض اپنے فضل سے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر غیر معمولی رحمتیں اور برکتیں نازل فرما کر احباب کو ان سے فیض یاب ہونے کی توفیق بخشی۔ حضور نے فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل اور احسان ہے کہ وہ اپنے وعدوں کے بموجب ہمارے جلسہ کو سال بہ سال ترقی دے کر اسے اونچا ہی اونچا لے جا رہا ہے۔ حضور نے اس امر پر بھی اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ اس سال تاجیکستان کے ناروا طرز عمل کی وجہ سے انتظامات میں جو رخنہ واقع ہوا تھا اسے اس نے اپنے فضل سے معجزانہ طور پر دور فرما کر ایسے سامان بہم پہنچائے کہ احباب جلسہ کی برکات سے پورے طور پر مستفیض ہو سکے یہ دراصل ایک امتحان تھا جس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے جماعت کو کامیاب ثابت ہونے کی توفیق عطا فرمائی۔ احباب نے اس موقعہ پر قربانی و ایثار خدمت و فدائیت اور اطاعت کا ایسا اعلیٰ نمونہ پیش کیا جس کی مثال ملنی مشکل ہے۔ حضور نے خطبہ کے دوران جلسہ سالانہ کے منتظمین اور احباب جماعت کو بعض تفصیلی ہدایات سے نوازا تاکہ آئندہ ایسی صورت حال پیدا نہ ہو۔ اور اگر خدانخواستہ ایسی کوئی صورت پیدا ہو تو اس کا فوری طور پر تدارک کیا جا سکے۔

جلسہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مقررین کے زبان و بیان میں جس طرح غیر معمولی برکت ڈالی انہیں ایسے حقائق و معارف بیان کرنے کی توفیق عطا فرمائی کہ جو احباب کے لئے ازدیاد ایمان کا موجب ہوئے حضور نے خطبہ میں اس کا ذکر فرما کر اس امر پر بھی اللہ تعالیٰ کا خاص شکر ادا کیا۔ اور اس امر کا بھی ذکر فرمایا کہ جلسہ کے بعد بیرونی ملکوں میں کام کرنے والے مبلغین اسلام کی طرف سے پیہم ایسی اطلاعات موصول ہو رہی ہیں۔ جو اس حقیقت کی آئینہ دار ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا میں غلبۂ اسلام کے آثار پہلے سے نمایاں تر ہوتے جا رہے ہیں۔ حضور نے ان اطلاعات کی کسی قدر تفصیل بیان فرمانے کے بعد احباب کو توجہ دلائی کہ وہ اللہ تعالیٰ کے

(باقی دیکھیں ص۵ پر)

مسعود احمد پیشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۸ جنوری ۱۹۶۸ء

دُعا کی تاثیر

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے رسالہ "برکات الدعا" میں جو آپ نے سر سید مرحوم کے رسالہ الدعا والاستجابۃ اور رسالہ تحریر فی التفسیر کے جواب میں تحریر فرمایا تھا۔ دعا کے متعلق ہر اعتراض کا وسعت کے ساتھ جائزہ لیا ہے۔ چاہیئے کہ ہر دوست اس رسالہ کا مطالعہ کثرت سے کرے تاکہ اس کو دعا کی حقیقت کے متعلق صحیح علم حاصل ہو۔ اور اگر دعا کی تاثیر کے متعلق اس کے دل میں کوئی تذبذب باقی ہو۔ وہ دُور ہو جائے۔ اور وہ دعا سے کما حقہ فائدہ اٹھا سکے۔ یہاں ہم اس رسالہ سے کچھ اقتباسات درج کر دیتے ہیں تاکہ اس رسالہ کی اہمیت واضح ہو جائے

سر سید مرحوم نے اپنے اس رسالہ میں دعا کی جو تشریح کی ہے۔ وہ دراصل مغربی طبیعاتی علوم کے زیر اثر کی ہے۔ جو اس زمانہ میں مغربی تہذیب کا طرۂ امتیاز تھے۔ اور نئی روشنی کی مقبولیت کا باعث ہو رہے تھے۔ ہم نے اس زمانہ کا نام اس لئے لیا ہے کہ آج نئی تحقیقات سے مادہ کے خواص کے متعلق سائنسدانوں کے نظریات میں تبدیلی ہو چکی ہے۔ اور اب وہ اس کے ازلی اور ابدی ہونے کے قائل نہیں رہے۔

اسلامی عقیدہ کے مطابق اللہ تعالےٰ قادر مطلق ہے اور فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيدُ ہے۔ سائنسدان سمجھتے تھے کہ مادہ کبھی فنا نہیں ہوتا۔ اور ازلی اور ابدی ہے۔ اس لئے وہ قوانین بھی ازلی اور ابدی ہیں۔ جن کے مطابق کائنات چل رہی ہے۔ اس نظریہ کے زیر اثر اللہ تعالےٰ قوانین قدرت کا مقید ہو کر رہ جاتا ہے۔ اور قادر مطلق قرار نہیں پاتا اسلام ایسے عقیدہ کا قائل نہیں ہے۔ اس لئے دعا محض ایک فعل عبث بن کر رہ جاتی ہے۔ چنانچہ سر سید مرحوم بھی اس رو میں بہ گئے ہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام ان کے نظریات کا خلاصہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"سید صاحب اپنے رسالہ مندرجہ عنوان میں دعا کی نسبت اپنا یہ عقیدہ ظاہر کرتے ہیں کہ استجابت دعا کے یہ معنی نہیں کہ جو کچھ دعا میں مانگا گیا ہے۔ وہ دیا جائے کیونکہ اگر استجابت دعا کے یہی معنی ہوں کہ وہ سوال بہرحال پورا کر دیا جائے تو دو مشکلیں پیش آتی ہیں۔ اول یہ کہ ہزاروں دعائیں نہایت عاجزی اور اضطراری سے کی جاتی ہیں۔ مگر سوال پورا نہیں ہوتا۔ جس کے یہ معنی ہوتے ہیں۔ کہ دعا قبول نہیں ہوئی۔ حالانکہ خدا نے استجابت دعا کا وعدہ کیا ہے۔ دوسری یہ کہ جو امور ہونے والے ہیں وہ مقدر ہیں اور جو نہیں ہونے والے وہ بھی مقدر ہیں۔ ان مقدرات کے برخلاف ہرگز نہیں ہو سکتا۔ پس اگر استجابت دعا کے معنی سوال کا پورا کرنا قرار دیئے جائیں تو خدا کا یہ وعدہ کہ اُدْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ ان سوالوں پر جن کا ہونا مقدر نہیں ہے۔ صادق نہیں آسکتا یعنی ان معنوں کی رو سے یہ عام وعدہ استجابت دعا کا باطل ٹھہرے گا۔ کیونکہ سوالوں کا وہی حصہ پورا کیا جاتا ہے جس کا پورا کیا جانا مقدر ہے۔ لیکن استجابت دعا کا وعدہ عام ہے۔ جس میں کوئی بھی استثنا نہیں۔ پھر جس حالت میں بعض آیتیں ظاہر کر رہی ہیں کہ جن چیزوں کا دیا جانا مقدر نہیں۔ وہ ہرگز دی نہیں جاتیں اور بعض آیتوں سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ کوئی دعا رد نہیں ہوتی اور سب کی سب قبول کی جاتی ہیں۔ اور نہ صرف اسی قدر بلکہ یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ خدا تعالےٰ نے تمام دعاؤں کے قبول کرنے کا وعدہ کر لیا ہے۔ جیسا کہ آیت اُدْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ سے ظاہر ہے۔ پھر اس تناقض اور تعارض آیات سے بجز اس کے کیونکر مخلصی حاصل ہو کہ استجابت دعا سے عبادت کا قبول کرنا مراد لیا جائے یعنی یہ معنی کئے جائیں کہ دعا ایک عبادت ہے اور جب وہ دل سے اور خشوع سے اور خضوع سے کی جائے تو اس کے قبول کرنے کا خدا تعالےٰ نے وعدہ فرمایا ہے پس استجابت دعا کی حقیقت بجز اس کے اور کچھ نہیں کہ وہ دعا ایک عبادت متصور ہو کر اس پر ثواب مترتب ہوتا ہے۔ ہاں اگر مقدر میں ایک چیز کا ملنا ہے۔ اور اتفاقاً اس کے لئے دعا بھی کی گئی۔ تو وہ چیز مل جاتی ہے۔ مگر نہ دعا سے بلکہ اس کا ملنا مقدر تھا۔ اور دعا میں بڑا فائدہ یہ ہے کہ جب دعا کرنے کے وقت خدا کی عظمت اور بے انتہا قدرت کا خیال اپنے دل میں جمایا جاتا ہے۔ تو وہ خیال حرکت میں آکر ان تمام خیالات پر جن سے اضطرار پیدا ہوا ہے غالب ہو جاتا ہے۔ اور انسان کو صبر اور استقلال پیدا ہو جاتا ہے۔ اور ایسی کیفیت کا دل میں پیدا ہو جانا لازمہ عبادت ہے اور یہی دعا کا مستجاب ہونا ہے۔ پھر سید صاحب اپنے رسالہ کے اخیر میں لکھتے ہیں کہ جو لوگ حقیقت دعا سے ناواقف اور جو حکمت اس میں ہے اس سے بے خبر ہیں۔ وہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ جب یہ امر مسلّم ہے کہ جو مقدر نہیں ہے وہ نہیں ہونے کا تو دعا سے کیا فائدہ ہے۔ یعنی جبکہ مقدر بہرحال مل رہے گا۔ خواہ دعا کرو یا نہ کرو اور جس کا ملنا مقدر نہیں۔ اس کے لئے ہزاروں دعائیں کئے جاؤ۔ کچھ فائدہ نہیں تو پھر دعا کرنا ایک امر عبث ہے۔ اس کے جواب میں سید صاحب فرماتے ہیں۔ کہ اضطرار کے وقت امداد کی خواہش رکھنا انسان کی فطرت کا خاصہ ہے۔ سو انسان اپنے فطرتی خاصہ سے دعا کرتا ہے۔ بلاخیال اس کے کہ وہ ہوگا یا نہیں اور بمقتضائے اس کی فطرت کے اس کو کہا گیا ہے کہ خدا ہی سے مانگو جو مانگو۔

اس تمام تحریر سے جس کو ہم نے بطور خلاصہ اوپر لکھ دیا ہے ثابت ہوا کہ سید صاحب کا یہ مذہب ہے کہ دعا ذریعہ حصول مقصود نہیں ہو سکتی اور نہ تحصیل مقاصد کے لئے اس کا کچھ اثر ہے۔ اور اگر دعا کرنے سے کسی داعی کا فقط یہی مقصد ہو کہ بذریعہ دعا کوئی سوال پورا ہو جائے تو یہ خیال عبث ہے۔ کیونکہ جس امر کا ہونا مقدر ہے اس کے لئے دعا کی حاجت نہیں اور جس کا ہونا مقدر نہیں ہے۔ اس کے لئے تضرع و ابتہال بے فائدہ ہے غرض اس تقریر سے تمام تر صفائی کھل گیا۔ کہ سید صاحب کا یہی عقیدہ ہے کہ دعا صرف عبادت کے لئے موضوع ہے۔ اور اس کو کسی دنیوی مطلب کے حصول کا ذریعہ قرار دینا طمع خام ہے۔"

(برکات الدعاء صفحہ ۱ تا ۳)

دُعا میں ایک موت ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

پنجابی میں ایک مثل ہے "جو منگے سو مر رہے مرے سو منگن جا" اس پنجابی مصرعہ کے یہی معنی ہیں کہ جس پر نہایت درجہ کا اضطراب ہوتا ہے وہ دعا کرتا ہے۔ دعا میں ایک موت ہے اور اس کا بڑا اثر یہی ہوتا ہے کہ انسان ایک طرح سے مر جاتا ہے۔ مثلاً ایک انسان ایک قطرہ پانی کا پی کر اگر دعوےٰ کرے کہ میری پیاس بجھ گئی ہے۔ یا یہ کہ اسے بڑی پیاس تھی۔ تو وہ جھوٹا ہے۔ ہاں اگر پیالہ بھر کر پیوے تو اس بات کی تصدیق ہوگی پوری سوزش اور گداز کے ساتھ جب دعا کی جاتی ہے حتیٰ کہ روح گداز ہو کر آستانۂ الٰہی پر گر جاتی ہے۔ اور اسی کا نام دعا ہے اور الٰہی سنت یہی ہے کہ جب ایسی دعا ہوتی ہے تو خداوند تعالےٰ اسے یا تو قبول کر لیتا ہے اور یا اسے جواب دیتا ہے۔"

(از مہتمم تربیت خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے

جماعتِ احمدیہ کے ذریعے بیرونی ممالک میں اسلام کی تبلیغ و اشاعت

تقریر محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب بر موقع جلسہ سالانہ

(۳)

موروثی گناہ کا نظریہ

موروثی گناہ کے نظریہ نے جس قدر انسانوں کو گناہگاری پر اکسایا ہے شاید ہی کوئی اور عقیدہ ایسا کر سکا ہو لیکن اب موروثی گناہ کے نظریہ کو بھی ترک کیا جا رہا ہے۔ Daniel de Lange جو ہالینڈ کے Ecumenical Centre کے سیکرٹری ہیں لکھتے ہیں:۔

"یہ خیال کرنا کہ انسان گناہگار پیدا ہوتا ہے اور جب تک اسے بپتسمہ نہ دیا جائے وہ گناہگار ہی رہتا ہے ایک انتہائی نامعقول بات ہے۔

"To say that a human being is born damned an continues to be damned until he is Baptized is utter nonsense."

ریورنڈ جوس آرٹس (Rev. Joos Artts) کا خیال ہے کہ عیسائیت کے لئے پرانے عقائد کے ساتھ چمٹے رہنا سب سے بڑا المیہ ہے ہمیں چاہیئے کہ ہم دوبارہ عیسائیت کی تمام بنیادی باتوں کو زیرِ غور لائیں۔

"What we need is a re-thinking of all the Basics of Christanity."

ریورنڈ جوس آرٹس ایک کیتھولک ہفت روزہ "De Nieuwe Linie" کے ایڈیٹر ہیں۔

لنڈن سے شائع ہونے والے رسالہ Womans Mirror میں گزشتہ سال Peter Carwall کے ایک مضمون "مُردوں سے جی اُٹھنے کا معمہ" "The Mystery of The resurrection" چھپا تھا اس مضمون میں انہوں نے اس موضوع کو مختلف زاویوں سے دیکھ کر تفصیلی بحث کی ہے اور مختلف مصنفین سے ملاقاتیں کر کے اُن کی آراء کو بھی اس میں شامل کیا ہے۔

Dr. Hugh Schonfield جن کی کتاب The Passover Plot پر ساری عیسائی دنیا میں تبصرے ہوئے ہیں (اُن کی رائے پیٹر کارویل نے اس طرح درج کی ہے) اپنی کتاب میں لکھتے ہیں:۔

"میں کہتا ہوں کہ اگر یسوع خدا تھے تو وہ ہمارے لئے نمونہ نہیں بن سکتے۔ لیکن اگر وہ انسان تھے تو پھر ہمارے لئے کوئی عذر باقی نہیں رہتا۔ وہ یقیناً ہم میں سے تھے اور کسی طرح بھی ہم سے مختلف نہ تھے (بائیبل کے مختلف حصوں سے استدلال کرتے ہوئے اس مضمون میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ مسیح کا مُردوں سے جی اُٹھنا کوئی ایسی بات نہیں جسے یقینی طور پر پیش کیا جا سکے اور جس سے مذہبی طور پر کوئی فائدہ اُٹھایا جا سکے۔ ہیوشان فیلڈ کا یہ خیال بھی اس مضمون میں درج کیا گیا ہے کہ) اگر مسیح یوحنا کی انجیل کا مطالعہ کریں تو انہیں انتہائی حیرت ہوگی کہ حقائق اور اُن کی تعلیم کو کس طرح بگاڑا گیا ہے۔ یہ بات یقین سے کہی جا سکتی ہے کہ مسیح ناصری اور چاروں انجیلوں میں پیش کیا گیا مسیح بالکل مختلف اور متضاد شخصیتیں ہیں۔"

کینیا کے ایک اخبار سنڈے نیشن نے ۸ اپریل ۶۵ء کی اشاعت میں ایک مضمون "کیا مسیح بے ہوش ہو گئے تھے" شائع کیا۔ اس میں ڈاکٹر C. C. P. Clark پروفیسر S. Weiss اور ڈاکٹر J. G. Bourne کے حوالے سے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ مسیح علیہ السلام صلیب پر سے بیہوشی کی حالت میں اتارے گئے تھے اسی حالت میں وہ قبر میں رکھے گئے اور تیسرے دن قبر سے باہر آ کر انہوں نے اپنے حواریوں سے ملاقات کی۔ مضمون نگار کا خیال ہے کہ مسیح کی صلیب پر موت اور اُن کا مردوں سے جی اٹھنا مسیحی عقائد میں سے خارج کیا جا سکتا ہے کیونکہ نہ تو یہ یقینی حقائق ہیں اور نہ اِن باتوں کو ماننے سے اخلاقیات پر کچھ اچھا اثر پڑ سکتا ہے۔

عقیدہ الوہیتِ مسیح کی عیسائی حلقوں کی طرف سے تردید

مُردوں میں سے جی اُٹھنے ہی کے سلسلہ میں بشپ Pike نے اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ حقیقی مسیح کوئی زندہ کی ہوئی لاش نہیں ہے۔

Rev. Canon Hugh Montefiore جو Great St. Mary's Church کے بڑے پادری ہیں کہتے ہیں:۔

"پرانی عیسائیت مسیح کی الوہیت سے شروع ہو کر اس بات کی وضاحت کرنے کی کوشش کرتی تھی کہ خدا نے انسانی شکل کس طرح اختیار کر لی لیکن نئی عیسائیت اس ناقابلِ تردید حقیقت سے شروع ہوتی ہے کہ عیسےٰ علیہ السلام محض ایک انسان تھے (اور یہ بات پیش کرنے کے بعد یہ دکھانے کی کوشش کرتی ہے کہ خدا نے مسیح کے ذریعہ کیا اور کس طرح کام کیا!)

جہاں تک مسیح کے مُردوں سے جی اُٹھنے کا سوال ہے اس کی تردید میں ایک اہم انکشاف اس کفن کے ذریعہ ہوا ہے جس میں مسیح کو قبر میں رکھتے وقت لپیٹا گیا تھا۔ سائنسی تحقیقات نے یہ بات واضح کر دی ہے کہ مسیح کسی صورت میں بھی قبر میں رکھے جانے کے وقت وفات یافتہ نہیں تھے۔ Prof. Henry Beinel نے جو کہ ویسٹ انڈیز کی یونیورسٹی میں انگریزی کے پروفیسر ہیں اپنے ایک لیکچر میں جس کی رپورٹ Daily Mirror (ڈیلی مرر) کے ۱۸ مارچ ۶۶ء کے شمارہ میں شائع ہوئی ہے کہا کہ انجیل میں مسیح ناصری کی جو کہانی پیش کی گئی ہے محض فرضی ہے اور اعمال الرسل کی تحریریں جعلی ہیں اور مسیحی عقائد محض فریب ہیں۔

ایک اور کتاب "عیسائی عقائد پر اعتراضات" (Objections to Christian Belief) شائع ہوئی ہے۔ یہ کتاب تین پادریوں اور ایک غیر پادری عیسائی نے مل کر تصنیف کی ہے چونکہ یہ چاروں کیمبرج میں پروفیسر ہیں اسلئے ان کا نام ہی "کیمبرج کے معترض" پڑ گیا ہے۔ انہوں نے عیسائیت کے تمام عقائد کی خوب چھان بین کی ہے اُن کے اعتراضات کی بنیاد اخلاقی بھی ہے اور نفسیاتی بھی۔ تاریخی بھی ہے اور علمی بھی۔ اس کتاب پر تبصرہ کرتے ہوئے ہفتہ وار ٹائمز امریکہ کے تبصرہ نگار نے لکھا:۔

"ان کا (یعنی مصنفین کا) مقصد یہ ہے کہ موجودہ دنیا کے انسان کے لئے ایک زیادہ پاکیزہ اور انسانی زندگی سے تعلق رکھنے والی عیسائیت پیش کی جائے اور عیسائیت کے مُردہ اعضاء کو کاٹ پھینکنے کے لئے وہ عیسائیت کی بنیادی باتوں کو بھی پوری طرح پرکھنے سے گریز نہیں کرتے۔ (کیا خدا شخصی ہے۔ کیا مسیح میں الوہیت تھی۔ کیا چرچ کی اخلاقی تعلیم غیر مبدل ہے)

بشپ رابنسن نے Honest to God کتاب شائع کر کے عیسائی دنیا میں ایک ہل چل مچا دی ہے۔ انہوں نے جرمن عیسائی عالم Bultmann کی طرح اس بات پر زور دیا ہے کہ عیسائی عقائد میں سے تمام فرضی باتوں کو نکال پھینکنا چاہیئے۔ بشپ رابنسن کے خیالات کی حمایت کرتے ہوئے Rev. Peter Hoffman (برمنگھم) نے کہا ہے:۔

"میں حیران ہوں کہ ہم کب تک انجیل کو اس کی پرانی شکل میں پیش کر کے کوئی نتائج برآمد کر سکیں گے۔"

یہاں ایک اور کتاب کا ذکر کر دینا بھی خالی از دلچسپی نہ ہوگا اس کتاب کا نام ہے "انسان اور اس کی تقدیر بڑے مذاہب کی رُو سے" "Man and his destiny in great

Religions."

اس کتاب میں عیسائیت کے متعلق مصنف Samuel George Fredick Brandon نے واضح الفاظ میں یہ بات پیش کی ہے کہ عیسائیوں کا یہ عقیدہ کہ گناہگار انسان کو ایک نجات دینے والے خدا نے صلیب پر اپنے اوپر موت وارد کر کے نجات دلوائی ہے اور وہ انسانی تاریخ کے اختتام سے کچھ عرصہ قبل واپس دنیا میں آکر انسانوں کے درمیان انصاف کرے گا۔ یونانی یہودی اور مصری تعلیمات کی بازگشت ہے اُن کے مندرجہ ذیل الفاظ بھی قابلِ توجہ ہیں۔ وہ لکھتے ہیں:-

"میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں عیسائیت کی ایک ایسی شکل ورثہ میں ملی ہے جس کے متعلق بجا طور پر یہ سوال کیا جا سکتا ہے کہ کیا یہ اصل عیسائیت ہے بھی یا نہیں؟ یا کیا اس نے صحیح خطوط پر نشوونما پائی ہے۔

"I believe we have inherited a form of Christianity which one may well question as to whether it was original and whether it has developed on the right lines."

حقیقت یہ ہے کہ عیسائیت کی بوسیدہ عمارت کا ہر ستون گر رہا ہے اور ایسا کیوں نہ ہوتا کہ اللہ تعالیٰ کے مرسل مسیح محمدی نے آج سے کئی سال پیشتر اللہ تعالیٰ سے الہام پا کر یہ پیشگوئی فرمائی تھی کہ

"میں ہر دم اس فکر میں ہوں کہ ہمارا اور نصاریٰ کا کسی طرح فیصلہ ہو جائے۔ میرا دل مُردہ پرستی کے فتنہ سے خون ہوتا جاتا ہے۔ میں کبھی کا اس غم سے فنا ہو جاتا اگر میرا مولیٰ اور آقا قادر و توانا خدا مجھے تسلی نہ دیتا کہ آخر توحید کی فتح ہے۔ غیر معبود ہلاک ہوں گے اور جھوٹے خدا اپنی خدائی کے وجود سے منقطع کئے جائیں گے۔ مریم اور اس کے بیٹے کی معبودانہ زندگی پر موت وارد ہوگی اور وہ استعدادیں بھی مریں گی جو انسان کو معبود بناتی ہیں۔" (تذکرہ صفحہ ۲۹۹)

جیسا کہ میں نے تقریر کے ابتداء میں عرض کیا تھا کہ میں امسال صرف دو امور کے متعلق کچھ عرض کروں گا۔ امر اوّل کے متعلق تو مختصراً بیان کر چکا ہوں اب امر دوم کے متعلق اختصار کے ساتھ چند ایک مثالیں بیان کر کے میں اپنی تقریر کو ختم کروں گا۔

جماعتِ احمدیہ میں شامل ہونیوالوں کی زندگیوں میں ہمہ گیر تبدیلی

اسلام کی اشاعتی کوششوں کے سلسلہ میں ایک نہایت خوشکن امر یہ ہے کہ جو لوگ ہماری جماعت کے ذریعہ اسلام میں داخل ہو رہے ہیں یا جماعت میں شمولیت اختیار کر کے حقیقی اسلامی تعلیم سے روشناس ہوتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنی زندگیوں میں ایک ہمہ گیر تبدیلی محسوس کرتے ہیں۔

ترکی میں ہمارے ایک دوست جن کا نام ستنیاسی بسر ہے چند سال قبل جماعت میں شامل ہوئے تھے اور انہی کی کوشش کے نتیجہ میں انٹروڈکشن ٹو دی سٹڈی آف دی ہولی قرآن اور نظامِ نو ترکی کی ایک یونیورسٹی میں بطور نصاب شامل کیا گیا تھا۔ ان کتب کا ترکی زبان میں ترجمہ بھی ان دوست نے کیا تھا۔ ان سے میری باقاعدہ خط و کتابت ہے۔ اتفاق کی بات ہے کہ جلسہ سے چند دن قبل انہوں نے اپنے ایک خط میں مجھے لکھا کہ آج میں آپ کو اپنا ایک راز لکھ رہا ہوں۔ وہ لکھتے ہیں:-

"احمدیت کے ذریعہ روشنی نظر آنے سے قبل میں عیسائیت اختیار کر لینے پر آمادہ ہو چکا تھا ملاؤں کی جہالت اور ان کے نہایت قابلِ افسوس رویہ نے میرے جذبات کو اسلام کے خلاف اُبھار دیا تھا۔ اور اس کے علاوہ عیسائی منادوں کے اسلام کے خلاف بظاہر مضبوط اور مسکت دلائل بھی اسلام سے دُور لے جانے کا باعث تھے اُس کے بعد محض اتفاقیہ طور پر حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام اور حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی چند ایک کتب مجھے میسر آ گئیں۔ اللہ تعالیٰ کے ان دونوں عظیم بندوں کے بے داغ اور مطہر کیریکٹر اُن کی گہری علمیت اور روحانی امور کے متعلق ان کی حیرت ناک بصیرت جس کے متعلق مجھے یقین ہے کہ وہ خداداد تھی نے مجھے یکسر بدل کر رکھ دیا۔ اس ذریعہ سے مجھے زندگی میں پہلی بار اسلام کا حقیقی حُسن اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت دکھائی دی اور مجھے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ عیسائیوں کا پراپیگنڈا کس قدر بے بنیاد ہے۔"

ڈنمارک کے ایک دوست عبد السلام صاحب میڈسن اپنے ایک حالیہ خط میں لکھتے ہیں:-

"اسلام قبول کرنے سے قبل میں مادہ پرست تھا (یعنی زندگی کے فلسفہ کی حیثیت سے) سیاسی طور پر میں مارکس کا پیرو تھا اور میرے ان نظریات نے مجھے ہر بات کو عقلی طور پر پرکھنے کی طرف مائل کر دیا تھا۔ بہرحال میری عقل پرستی ہی ایک ایسی چیز تھی جو مستقبل میں میرے نظریات کو بدلنے کا باعث ہو سکتی تھی۔ درحقیقت میری عقل پرستی ہی مجھے اشتراکیت سے نکال کر اسلام کی طرف لے آئی اور آخر کار اس بات نے مجھے یہ بات ماننے پر مجبور کر دیا کہ عقل تنِ تنہا ہر بات میں رہنمائی کے قابل نہیں بلکہ اسلام کی اصل طاقت اس بات میں مضمر ہے کہ یہی ایک ایسا مذہب ہے جو انسان کا ذاتی طور پر خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کر دیتا ہے۔ ۱۹۵۰ء میں مجھے اس بات کا یقین ہو گیا تھا کہ اگر دنیا میں کوئی سچا مذہب ہے تو وہ صرف اور صرف اسلام ہے۔ جب مجھے اس بات کا پتہ چلا کہ اسلام میں الہام کو ایک زندہ حقیقت مانا جاتا ہے تو میں نے استخارہ کر کے خدا تعالیٰ سے حضرت احمد علیہ السلام کے متعلق پوچھنے کا فیصلہ کر لیا۔ (یہ مشورہ مجھے امام کمال یوسف نے دیا تھا)۔ مجھے خدا تعالیٰ سے پوچھنا یہ تھا کہ حضرت احمد علیہ السلام خدا کے نبی ہیں یا نہیں۔ چنانچہ خواب میں مجھے بتایا گیا کہ اسمہٗ احمد والی پیشگوئی کے مصداق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بھی ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی۔ اس کے بعد میں نے اللہ تعالیٰ سے خلافت کے بارہ میں مدد چاہی چنانچہ خواب میں مجھے بتایا گیا کہ میں مقامِ امن میں داخل ہو گیا ہوں۔ پہلے تو میں اس بات کو سمجھنے سے قاصر تھا کہ میری دعا اور اس خواب یعنی میرے سوال اور اس جواب کا آپس میں کیا تعلق ہے لیکن جب میں نے سورۂ نور کی آیت ۵۶ پڑھی جعل من بعد خوفھم امنا کا ذکر ہے تو میں حیران رہ گیا کہ میری دعا کا کس قدر واضح جواب مجھے دیا گیا تھا۔ اس کے بعد کئی مرتبہ خدا تعالیٰ نے مجھے غیب کی خبریں دی ہیں جو بعد میں پوری ہوتی رہیں۔"

نائیجیریا مغربی افریقہ کے دوست الحاج عبد العزیز ابی اولی لکھتے ہیں کہ جماعت کے ایک مقامی مبلغ نے سلسلہ کی ایک شائع کردہ کتاب مجھے مطالعہ کے لئے دی جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوے کی صداقت معلوم کرنے کے لئے تین طریقے درج تھے جن میں سے ایک طریق استخارہ تھا۔ چنانچہ میں نے استخارہ شروع کیا اور مجھے واضح خواب کے ذریعہ احمدیت قبول کرنے کی توفیق مل گئی۔

غانا کے ایک دوست عبد الواحد عزیز صاحب لکھتے ہیں کہ اسلام قبول کرنے سے قبل میں یہی سمجھتا تھا کہ میں ہر قانون سے بالا ہوں کیونکہ عیسےٰ علیہ السلام نے اپنی جان دے کر میرے تمام گناہوں کا ذمہ اُٹھا لیا ہے۔ لیکن قانونِ قدرت پر غور کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ ہر شخص کو اپنا بوجھ خود ہی اٹھانا پڑے گا یہی اسلام کی تعلیم ہے۔ چنانچہ میں اسلامی تعلیمات کا مطالعہ کرنے کے بعد احمدیت کے ذریعہ اسلام لے آیا اور اب میں محسوس کرتا ہوں کہ مجھے ایک نئی اور حقیقی زندگی مل گئی ہے۔

(باقی)

منیر میموریل ٹورنامنٹ

مورخہ ۱۸ جنوری ۶۸ء کو مجلس اطفال الاحمدیہ دار الرحمت وسطی نے ایک طفل جو کہ کسی حادثہ میں شہید ہو گیا تھا کی یاد میں یہ ٹورنامنٹ منعقد کیا۔ اس کا افتتاح محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے فرمایا۔ یہ دو روز تک جاری رہا۔

اس ٹورنامنٹ میں ورزشی مقابلہ جات میں فٹ بال۔ کبڈی۔ چھلانگیں۔ دوڑیں اور رسہ کشی کے مقابلہ جات شامل تھے۔

علمی مقابلہ جات میں تلاوت۔ نظم۔ اذان۔ تقاریر۔ بیت بازی۔ عام معلومات۔ مشاہدہ و معائنہ اور پیغام رسانی کے مقابلہ جات کرائے گئے۔

منتظم اطفال
مجلس اطفال الاحمدیہ دار الرحمت وسطی
ربوہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض و غایت

حضور کے اپنے الفاظ میں

82

(مکرم عطاء المجیب صاحب راشد ایم اے ابن محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل)

(قسط نمبر ۴)

(۶۲)

"الہامی طور پر مجھ پر ظاہر کیا گیا ہے کہ یہ پیشگوئی (یعنی حارث نامی شخص کے خروج کی) اور مسیح کے آنے کی پیشگوئی جو مسلمانوں کا امام اور مسلمانوں میں سے ہوگا دراصل یہ دونوں پیشگوئیاں متحد المضمون ہیں اور دونوں کا مصداق یہی عاجز ہے۔ مسیح کے نام پر جو پیشگوئی ہے اس کی علامات خاصہ درحقیقت دو ہی ہیں ایک یہ کہ جب وہ مسیح آئے گا تو مسلمانوں کی اندرونی حالت کو جو اس وقت نہایت درجہ بگڑی ہوئی ہوگی اپنی صحیح تعلیم سے درست کریگا اور ان کے روحانی افلاس اور باطنی ناداری کو بکلی دور فرما کر جواہرات علوم و حقائق و معارف ان کے سامنے رکھدے گا یہاں تک کہ وہ لوگ اس دولت کو لیتے لیتے تھک جائیں گے اور ان میں سے کوئی طالب حق روحانی طور پر مفلس اور نادار نہیں رہیگا بلکہ جس قدر سچائی کے بھوکے اور پیاسے ہیں ان کو حضرت طیب خدا صداقت کی اور شربت شیریں معرفت کا پلایا جائیگا اور علوم حقہ کے موتیوں سے ان کی جھولیاں پُر کر دی جائیں گی اور جو مغز اور لب لباب قرآن شریف کا ہے اس عطر کے بھرے ہوئے شیشے ان کو دیئے جائیں گے

دوسری علامت خاصہ یہ ہے کہ جب وہ مسیح موعود آئے گا تو صلیب کو توڑے گا اور خنزیروں کو قتل کرے گا اور دجال یک چشم کو قتل کر ڈالے گا اور جس کافر تک اس کے دم کی ہوا پہنچے گی وہ فی الفور مر جائے گا۔ سو اس علامت کی اصل حقیقت جو روحانی طور پر مراد رکھی گئی ہے یہ ہے کہ مسیح دنیا میں آکر صلیبی مذہب کی شان و شوکت کو اپنے پیروں کے نیچے کچل ڈالے گا اور ان لوگوں کو جن میں خنزیروں کا بے حیائی اور فرکوں کی بے شرمی اور نجاست خوری ہے ان پر دلائل قاطعہ کا ہتھیار چلا کر ان سب کا کام تمام کرے گا۔ اور وہ لوگ جو صرف دنیا کی آنکھ رکھتے ہیں مگر دین کی آنکھ ندارد ..... ان کو بینی محبتوں کی سیف قاطعہ سے ملزم کر کے ان کی منکرانہ ہستی کا خاتمہ کر دے گا۔ اور نہ صرف ایسے یک چشم لوگ بلکہ ہر کافر جو دین محمدی کو بنظر استحقار دیکھتا ہے مسیحی دلائل کے جلالی دم سے روحانی طور پر مارا جائے گا۔ غرض یہ سب عبارتیں استعارہ کے طور پر واقع ہیں جو اس عاجز پر بخوبی کھولی گئی ہیں۔"

(ازالہ اوہام صفحہ ۷۹ تا ۸۲)

(۶۳)

"اسلام کے ضعف اور غربت اور تنہائی کے وقت میں خدا تعالےٰ نے مجھے مامور کر کے بھیجا ہے تا میں ایسے وقت میں جو اکثر لوگ عقل کی بد استعمالی سے ضلالت کی راہیں پھیلا رہے ہیں اور روحانی امور سے رشتہ مناسبت بالکل کھو بیٹھے ہیں اسلامی تعلیم کی روشنی ظاہر کروں ..... سو خدائے تعالےٰ نے اس روشنی کو دیکر ایک شخص کو دنیا میں بھیجا۔ وہ کون ہے؟ یہی ہے جو بول رہا ہے۔"

(ازالہ اوہام حصہ دوم صفحہ ۷۶، ۷۹)

(۶۴)

پھر اپنے بارہ میں فرمایا:۔

"اس نازک وقت میں ایک شخص خدا تعالےٰ کی طرف سے اٹھا اور چاہتا ہے کہ اسلام کا خوبصورت چہرہ تمام دنیا پر ظاہر کرے اور اس کی راہیں مغربی ملکوں کی طرف کھولے۔"

(ازالہ اوہام حصہ دوم صفحہ ۷۶۹)

(۶۵)

"قَدْ اُرْسِلْتُ لِاَضَعَ عَنْهُمْ سَلَاسِلَهُمْ وَاُعْلِلَهُمْ"

یعنی میں اسلئے بھیجا گیا ہوں کہ تا لوگوں کی زنجیروں اور طوقوں سے ان کو رہائی عطا کروں۔

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۱۲)

(۶۶)

پھر حضور فرماتے ہیں:۔

"مجھے اس نے مسیح موعود کر کے بھیجا تا کہ میں اس کی (یعنی رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم۔ ناقل) نبوت کے لئے تمام دنیا میں گواہی دوں ..... میں ظاہر ہوا ہوں تا خدا امر سے ذریعہ سے ظاہر ہو۔ وہ ایک مخفی خزانہ کی طرح تھا مگر اب اس نے مجھے بھیجکر ارادہ کیا کہ تمام دہریوں اور بے ایمانوں کا منہ بند کرے جو کہتے ہیں کہ خدا نہیں۔"

(اشتہار شمولہ حقیقۃ الوحی)

(۶۷)

پھر اپنی نبوت کے بارہ میں فرمایا:۔

"یہ نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت ہے نہ کوئی نئی نبوت۔ اور اس کا مقصد بھی یہی ہے کہ اسلام کی حقانیت دنیا پر ظاہر کی جائے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی دکھلائی جائے۔"

(چشمہ معرفت صفحہ ۳۲۵)

(۶۸)

"اب اس زمانہ میں دنیا اختلافات سے بھر گئی ..... اس قدر نئے مذاہب اور نئے عقائد پیدا ہو گئے ہیں کہ گویا ہر ایک انسان ایک خاص خدمت رکھتا ہے اسلئے بموجب سنت اللہ ضروری تھا کہ ان سب اختلافات کا تصفیہ کرنے کے لئے کوئی حکم آتا سو اسی حکم کا نام مسیح موعود اور مہدی مسعود رکھا گیا۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۷)

(۶۹)

"مجھ کو تمام دنیا کی اصلاح کے لئے ایک خدمت سپرد کی گئی ہے۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۵۱)

(۷۰)

"خدا نے تکمیل اس فعل کی جو تمام قومیں ایک قوم کی طرح بن جائیں اور ایک ہی مذہب پر ہو جائیں زمانہ مہدی کے آخری حصہ میں ڈالدی جو قرب قیامت کا زمانہ ہے اور اس تکمیل کے لئے ہی اس امت میں سے ایک نائب مقرر کیا جو مسیح موعود کے نام سے موسوم ہے اور اسی کا نام خاتم الخلفاء ہے۔"

(چشمہ معرفت صفحہ ۸۳)

★

قارئین کرام! حضرت مسیح پاک علیہ السلام کے ان ستر حوالہ جات سے آپ کی بعثت کا مقصد پوری طرح واضح اور عیاں ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد کسی مزید تشریح اور وضاحت کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ یہ حوالہ جات جہاں آپؑ کے آنے کی غرض بیان کرتے ہیں وہاں آپؑ کی بلند شان اور عظمت کو بھی ظاہر کرتے ہیں۔ اور حضرت مسیح پاک علیہ السلام کی شان اور مرتبہ رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کے فیض اور قوت قدسیہ کا کرشمہ ہے جن کے دامن سے وابستہ ہو کر اور جن کی غلامی میں مسیح پاک علیہ السلام نے یہ مرتبہ حاصل کیا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

"تحریک جدید"

ہماری جماعت کے ڈاکٹر صاحبان کی توجہ کیلئے

ضروری انتباہ

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ آیہ کریمہ وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں "اس زمانہ میں اسلام کی اشاعت کے لئے ہمیں کروڑوں روپیہ کی ضرورت ہے۔ مختلف ممالک اور اکناف سے آوازیں آرہی ہیں۔ کہ ہماری طرف ایسے لوگ بھیجے جائیں جو ہمیں اسلام کی تعلیم سکھائیں۔ ایسا لٹریچر بھیجا جائے جو ہمارے شبہات کا ازالہ کرے۔ اگر اس وقت ہماری جماعت کا کوئی فرد اپنے کھانے اور پینے اور پہننے کے اخراجات میں تخفیف نہیں کرتا اور زیادہ سے زیادہ روپیہ اسلام کی اشاعت کے لئے نہیں دیتا تو گو عام حالات میں اس کا اچھا کھانا پینا اور پہننا اسراف میں شامل نہ ہو مگر موجودہ زمانہ میں اس کا اپنے کھانے پینے اور پہننے پر زیادہ خرچ کرنا یقیناً اسراف میں شامل ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ میں نے جماعت میں "تحریک جدید" جاری کی" ——— پھر آگے چل کر فرماتے ہیں:۔ "اسی طرح میں نے ڈاکٹروں سے کہا ہے کہ وہ اپنا سارا زور لگائیں کہ روپوں کا کام پیسوں میں ہو۔ اور جب تک یہ نہ سمجھیں کہ بغیر قیمتی دوا کے استعمال کے مریض کی جان کو نقصان پہنچنے کا احتمال ہے۔ اس وقت تک قیمتی ادویات پر روپیہ خرچ نہ کریں وہ اپنے دماغ پر زور دے کر ایسے نسخے لکھیں جو سستے داموں تیار ہو سکیں اور پیٹنٹ ادویہ استعمال کر کے نئی نئی دواؤں کے تجربہ پر اپنے ملک کا روپیہ ضائع نہ کریں۔ لیکن افسوس ہے کہ ڈاکٹروں نے میری بات نہیں مانی اور مجھے اپنی ساری خلافت کی زندگی میں تلخ ترین تجربہ اسی ڈاکٹروں کا ہوا ہے۔" ——— (تفسیر الفرقان تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ دوم صفحہ ۱۰۹)

(آخری قسط)

فاستبقوا الخیرات

نیک کاموں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو

اس سال اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے صدر انجمن احمدیہ کے لازمی چندوں یعنی چندہ عام و حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی گذشتہ سال کی اسی وقت تک کی وصولی سے نمایاں طور پر بہتر ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ لیکن ابھی تک ان چندوں کی وصولی تدریجی بجٹ تک نہیں پہنچی اور جماعت کی مجموعی استعداد اور ضرورتوں سے بھی کم ہے۔ بعض جماعتوں کی وصولی تو بہت ہی کم ہے۔ حالانکہ اب صدر انجمن احمدیہ کے مالی سال میں سے صرف تین مہینے باقی رہ گئے ہیں۔ لہٰذا اب ان چندوں کی وصولی کے لئے زیادہ توجہ اور محنت کی ضرورت ہے تا سال ختم ہونے سے پہلے ہر جماعت کا بجٹ پورا ہو جائے

مقامی جماعتوں کے عہدہ داروں کو وقتاً فوقتاً ان کی جماعتوں کی وصولی کی اطلاع دی جاتی رہی۔ نیچے متوسط جماعتوں کی ۱۸ جنوری ۱۹۶۸ء تک کی فیصدی وصولی بمقابلہ بجٹ سال رواں درج ہے۔ (ان سے بڑی جماعتوں کی فہرستیں قبل ازیں شائع ہو چکی ہیں) تا عہدیداروں کے علاوہ باقی احباب کو بھی وصولی کی رفتار کا علم ہو جائے۔ اور سب ملکر ان چندوں کی وصولی کے لئے جدوجہد کریں اور ہر جماعت کے دوست کوشش کریں کہ اس کی جماعت کی وصولی دوسری جماعتوں کی وصولی سے بڑھ جائے۔ تا تمام جماعتیں اللہ کے روبرو سرخرو ہوں اور اسکے بہترین فضلوں کی وارث بن جائیں۔ آمین

نمبر ترتیب	نام جماعت	وصولی فیصدی چندہ عام	وصولی فیصدی چندہ وصیت آمد	نمبر ترتیب	نام جماعت	وصولی فیصدی چندہ عام	وصولی فیصدی چندہ وصیت آمد
	ط۔ ایک ہزار سے زیادہ بجٹ والی جماعتیں						
۱	دانہ زید کا	۱۰۰	۱۰۰	۲	دنیا پور	۱۰۰	۱۰۰
۳	بھاکا بھٹیاں	۱۰۰	۱۰۰	۴	چک ۵۶ ۔م۔ آر	۱۰۰	۱۰۰
۵	کھلنا	۱۰۰	۱۰۰	۶	شریف آباد	۱۰۰	۹۹
۷	نیل کوٹ چاہ بھاگروال	۹۶	۸۶	۸	چک ۲۷ الف کاچیلو	۸۱	۹۵
۹	مالرکے بھگت	۸۵	۷۹	۱۰	چک ۲۵ جنوبی	۸۵	۷۶
۱۱	چک ۲۹ ڈی بی	۸۲	۷۹	۱۲	دارالعلوم (ربوہ)	۹۸	۶۲
۱۳	کارہ دیوان سنگھ	۸۰	۷۸	۱۴	پبی	۶۲	۸۴
۱۵	برج درکس	۶۶	۷۶	۱۶	بستی جھول	۷۹	۹۳
۱۷	چک ۲۶ شمالی	۵۹	۷۷	۱۸	چک ۹۶ گ ب صریح	۱۰۰	۳۳
۱۹	چک ۳۹ ڈبلیو۔ بی	۶۰	۷۲	۲۰	بھلوال	۶۸	۶۲
۲۱	سنجر چانگ	۲۹	۱۰۰	۲۲	کوٹ کوڑا	۶۶	۶۰
۲۳	پاکپٹن	۶۵	۶۱	۲۴	ککرالی	۵۸	۶۷
۲۵	چک ۱۶۸ مراد	۶۵	۵۹	۲۶	لودھراں	۷۷	۷۶
۲۷	چک ۲۲ ۔ پی۔ مڈنور	۵۸	۶۳	۲۸	ککی نو	۷۰	۸۰
۲۹	نوشہرہ درکاں	۶۵	۵۳	۳۰	ڈنڈ پور کھردیالہ	۳۹	۷۷
۳۱	چندریکے منگوے	۵۰	۶۶	۳۲	بجوکہ	۵۸	۵۸
۳۳	پنڈی بھاگو	۷۲	۷۰	۳۴	کھوکھر غربی	۵۵	۵۶
۳۵	گگو منڈی	۱۰۰	۱۰	۳۶	فرید پور	۶۲	۷۲
۳۷	چک چیچہ	۵۹	۷۷	۳۸	خانوالی میانوالی	۵۱	۷۵
۳۹	حویلیاں	۷۰	۳۰	۴۰	چک ۷۵ موڑ	۲۲	۷۵
۴۱	علی پور (ملتان)	۷۶	۷۸	۴۲	چک ۵۵ ایل محمود آباد	۷۸	۷۵
۴۳	چک ۱۹۲ مراد	۶۵	۲۱	۴۴	کھرپا منڈیکی بیربل	۵۲	۳۳
۴۵	بھرتانوالہ	۷۹	۳۵	۴۶	ڈنگہ	۷۶	۳۷
۴۷	بھان امید علی ورک	۷۵	۳۶	۴۸	چک ۵۶۳ گ ب	۷۳	۷
۴۹	چک جھمرہ	۳۳	۷۶	۵۰	مدرسہ چیچہ	۳۷	۲۹
۵۱	اوچ شریف	۷۲	۲۸	۵۲	ایمن آباد	۷۱	X
۵۳	چک ۲۷۵ ڈی ڈی اے	۷۴	۲۵	۵۴	پنڈ دادنخان	۳۳	۳۶
۵۵	چک ۹۱ جنوبی	۱۵	۵۳	۵۶	سمندر	۱۹	۷۶
۵۷	ملیانوالہ	۳۵	۲۹	۵۸	قیام پور (گوجرانوالہ)	۳۶	۲۷
۵۹	کھیوہ باجوہ	۳۲	۲۶	۶۰	ٹنڈو جام	۷۴	۱۳
۶۱	چک ۳۱-۳۲ جنوبی	۷۰	۱۶	۶۲	میراں شاہ	۲۶	۲۹
۶۳	کھانس پور	۲۵	۲۹	۶۴	ملکوال	۳۷	۱۵
۶۵	سندوبن	۲۰	۳۲	۶۶	چک ۱۷۱ ڈی ڈی اے	۲۳	۲۵
۶۷	سیدوالہ	۳۲	۱۸	۶۸	فتح پور	۷۱	۷
۶۹	رودھن	۷۸	X	۷۰	بہیدادپور	۳۴	۱۲
۷۰	بستی دندان	۱۵	۲۷	۷۲	بستی سہرانی	۲۴	۱۸
۷۳	چک ۲۶۳ ای۔ بی	۲۸	۱۳	۷۴	ننگے	۲۳	۱۷
۷۵	دودھ	۲۸	۱۲	۷۶	عنایت پور	۳۴	۶
۷۷	ڈھینی کوٹلی لوہاراں	۳۰	۷	۷۸	قاضی احمد	۱۵	۱۹
۷۹	دینا ج پور	۱۸	۱۴	۸۰	چک ۶۱ بیدیانوالہ	۱۳	۱۷
۸۱	لاڑکانہ	۲۴	X	۸۲	چک ۲۱۹ گ ب کنڈ شکر والا	۳	۱۹
۸۳	مرالہ	۱۶	۷	۸۴	بازید خیل	۱۶	X
۸۵	چک ۳۵۴ ج ب قادرآباد	۸	۸	۸۶	چک ۶۰ ج ب بیلاں	۱۵	X
۸۷	شرقی پور خورد	۳	۵	۸۸	چک ۱۵۲ شمالی	۷	۲
۸۹	خیرپور	۳	X	۹۰	چک ۱۲۷ چوہڑی	۳	X
۹۱	چک ۱۳ ڈی۔ ڈی اے	۱	X	۹۲	گوٹھ مہدی آباد	X	X
۹۳	چمبڑ	X	X	۹۴	بھوٹیوال	X	X
۹۵	گوٹھ سردار محمد	X	X		(نقطہ)		

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

تعمیر مساجد ممالک بیرون کیلئے نمایاں حصہ لینے والی خواتین

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و احسان سے جن بہنوں کو مساجد ممالک بیرون کے لئے تین صد روپیہ یا اس سے زائد اپنا یا اپنے مرحومین کی طرف سے تحریک جدید کو ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے ان کی تازہ فہرست درج ذیل ہے۔ جزاھن اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

۵۶۱۔ محترمہ ثریا سرور صاحبہ اسلامیہ پارک لاہور ۳۰۰ — ۰۰

۵۶۲۔ محترمہ بیگم صاحبہ بیجو شیر احمد صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور ۳۰۰ — ۰۰

۵۶۳۔ محترمہ صادقہ خاتون صاحبہ اہلیہ چوہدری جلال الدین صاحب وہاڑی ضلع ملتان ۳۰۰ — ۰۰

۵۶۴۔ محترمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ بیگم محمد رفیق صاحب حلقہ رام سوامی کراچی ۶۸۲ — ۰۰

۵۶۵۔ محترمہ رضیہ سلطانہ صاحبہ اہلیہ چوہدری محمود احمد صاحب گنج مغلپورہ لاہور منجانب والد صاحب مرحوم ۴۰۰ — ۰۰

۵۶۶۔ محترمہ بیگم صاحبہ چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ مبلغ سوئٹزرلینڈ ۳۰۰ — ۰۰

۵۶۷۔ محترمہ مریم بی بی صاحبہ اہلیہ بابو عبدالرحیم صاحب مرحوم نوشہرہ کلے ڈیال ضلع سیالکوٹ ۳۲۰ — ۰۰

۵۶۸۔ محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ قاضی محمد اکبر صاحب محمود آباد کاڑہ ضلع ساہیوال ۳۵۱ — ۰۰

۵۶۹۔ مکرم ڈاکٹر جلال الدین صاحب کراچی منجانب والدہ مہتاب بی بی صاحبہ مرحومہ ۳۰۰ — ۰۰

۵۷۰۔ محترمہ عائشہ بیگم صاحبہ مرحومہ اہلیہ حضرت مولوی رحمت علی صاحب مرحوم (سابق مبلغ انڈونیشیا) معرفت چوہدری قمر الدین صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ ۳۰۰ — ۰۰

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

لاؤڈ سپیکروں کے ذریعہ پیلو کو واپس کرنے کا حکم

واشنگٹن ۲۶ جنوری۔ تازہ اطلاعات کے مطابق امریکہ کے جہاز پیلو کو واپس کرنے سے شمالی کوریا نے پھر سے انکار کر دیا ہے۔ اور اس سلسلہ میں سفارتی سطح پر جو کوشش کی جا رہی تھیں ان کی کامیابی کے امکانات معدوم ہوتے نظر آ رہے ہیں اس کے بعد امریکہ نے بحیرہ جاپان اور شمالی کوریا کے ساحلوں کے قریب بین الاقوامی پانی پر فوجی نقل و حرکت شروع کر دی ہے انٹرپرائز اور دوسرے جنگی جہاز نے ساحلی علاقہ کو گھیرے میں لینا شروع کر دیا ہے اور اوکی ناوا سے لڑاکا طیاروں کے سکواڈرن جنوبی کوریا کے ہوائی اڈوں پر پہنچنے شروع ہو گئے امریکہ کا ایٹمی طیارہ بردار انٹرپرائز طاقتور لاؤڈ سپیکروں سے بار بار شمالی کوریا کو یہ انتباہ کر رہا ہے کہ وہ پیلو کو واپس کر دے ورنہ سنگین نتائج بھگتنے کو تیار ہو جائے۔

امریکہ کے جنگی جہاز اگرچہ بین الاقوامی سمندر میں ہیں لیکن وہ شمالی کوریا سے اتنے قریب ہیں کہ ایک لمحہ کے نوٹس پر حملہ شروع کر سکتے امریکہ کے کمانڈروں کو ابھی کارروائی کرنے کا حکم نہیں دیا گیا لیکن انہیں یہ کہہ دیا گیا ہے کہ وہ تازہ احکامات کے لئے تیار رہیں ان خبروں کی تصدیق بھی کی گئی ہے کہ امریکہ نے روس کے ذریعہ سے شمالی کوریا پر دباؤ ڈالنے کی جو درخواست کی تھی اسے مسترد کر دیا گیا ہے۔

دو امریکی سینیٹروں نے کہا ہے کہ اگر پیلو پر شمالی کوریا کے قبضہ کے مسئلہ پر جنگ چھڑ گئی تو امریکہ کو ایٹم بم استعمال کرنا پڑے گا۔ دو نامور سینیٹر جیکسن اور سٹارم تھرمنڈ سینیٹ کی مسلح افواج کی کمیٹی کے بھی رکن ہیں سینیٹر تھرمنڈ نے بتایا کہ اگر ضرورت پڑی تو ہم امریکہ اور امریکی عوام کے تحفظ کے لئے ایٹمی اسلحہ استعمال کریں گے۔

صدر جانسن کا مشیروں سے صلاح مشورہ

واشنگٹن ۲۶ جنوری۔ امریکی جاسوس جہاز پیلو پر شمالی کوریا کے قبضہ کرنے کے بعد کل صدر جانسن نے وہائٹ ہاؤس کے اعلیٰ افسروں کا ایک اجلاس طلب کر لیا۔ اجلاس کی کارروائی کی تفصیلات نہیں بتائی گئیں پیلو پر قبضہ کرنے کی خبر کے بعد مختلف ممالک میں امریکی سفارتخانوں کی سرگرمیاں تیز تر ہو گئی ہیں۔ اور وہ کوشش کر رہے ہیں کہ شمالی کوریا جہاز کو واپس کر دے ادھر مشرق بعید کے حالیہ بحران پر وہائٹ ہاؤس میں گہری تشویش کا اظہار کیا گیا ہے باخبر حلقوں کا کہنا ہے کہ امریکہ اس معاملہ میں چشم پوشی یا نرمی سے کام نہیں لے گا

سسلی میں قیامت خیز زلزلہ

پلیرمو مغربی سسلی۔ ۲۶ کل صبح پھر مغربی سسلی میں قیامت خیز زلزلہ آیا جس سے پلیرمو کے قصبہ میں دہشت پھیل گئی اور لوگ گھروں سے نکل بھاگے۔ بتایا گیا ہے کہ یہ زلزلہ اتنا ہی شدید تھا۔ جتنا پہلے آیا تھا۔ جس میں پانچ سو کے قریب افراد ہلاک ہوئے تھے۔ زلزلہ کے جھٹکے جلبانہ میں بھی محسوس کئے گئے یہ قصبہ پہلے زلزلہ میں پیوند خاک ہو گیا تھا۔

پاکستان میں تیل کا بھاری ذخیرہ

راولپنڈی ۲۶ جنوری۔ سرکاری ذرائع کے مطابق پاکستان میں ضلع کیمبل پور کے قصبہ کوٹ سارنگ میں تیل کا بڑا ذخیرہ دریافت ہوا ہے۔ ان ذرائع نے کہا کہ روس کے ماہرین تیل نے جو تیل اور گیس کی کارپوریشن کے زیر اہتمام اس علاقہ میں کھدائی کا کام کر رہے تھے اپنی رپورٹ میں بتایا ہے کہ کوٹ سارنگ کے علاقہ میں کافی مقدار میں تیل موجود ہے روسی ماہرین نے اپنی رپورٹ میں یہ بھی بتایا کہ اس علاقہ میں تیل کی کتنی مقدار موجود ہے تاہم انہوں نے توقع ظاہر کی ہے کہ یہاں کافی مقدار میں تیل ہے اور تجارتی بنیاد پر اس کی کھدائی ممکن ہے۔ سرکاری ذرائع نے بتایا ہے کہ کچھ عرصہ قبل کوٹ سارنگ میں ایک جگہ سے کافی تعداد میں تیل نکلنا شروع ہو گیا تھا۔ اس کی اطلاع اسلام آباد میں وزارت صنعت اور قدرتی وسائل کو دی گئی چنانچہ اس علاقہ میں کھدائی کا کام کرنے والے ماہرین نے ۴۰۲۹ میٹر تک کھدائی کے بعد پتہ چلایا کہ کوٹ سارنگ کی زمین کے نیچے تیل موجود ہے اب مختلف زاویوں میں کھدائی کا کام کیا جائے گا اور تیل کی مقدار کا اندازہ لگانے کے لئے جلد کام شروع کر دیا جائے گا۔

ٹیکسلا کے قریب بھاری مشینری کا کارخانہ

راولپنڈی ۲۶ جنوری۔ چین کی مدد سے ٹیکسلا کے قریب قائم ہونے والے بھاری مشینری کے کارخانہ کے جنرل منیجر مسٹر حسین نے بتایا کہ کارخانہ اگلے سال کام شروع کر دے گا۔ اور اس کارخانہ میں تیار ہونے والی مشینری ۱۹۷۱ء تک پاکستان میں استعمال ہونے لگے گی۔ ۱۳ کروڑ روپے کی لاگت سے تیار ہونے والا یہ اپنی نوعیت کا پہلا کارخانہ ہے جو تعمیر کے دوسرے دور میں داخل ہو گیا ہے انہوں نے مزید بتایا کہ کارخانہ کے ساتھ ہی پاکستان کارکنوں کو تربیت دینے کے لئے ایک تربیتی انسٹی ٹیوٹ قائم کیا گیا ہے۔ جس میں مارچ سے تربیتی کورس شروع کر دیئے جائیں گے۔

مغربی پاکستان صنعتی ترقیاتی کارپوریشن کے منیجر تعلقات علامہ امان اللہ سردار نے کل راولپنڈی کے اخبار نویسوں کو مجوزہ کارخانہ کی جگہ دکھائی جہاں کارخانہ کے جنرل منیجر مسٹر حسین نے انہیں کارخانہ کی تفصیلات سے آگاہ کیا۔ یہ کارخانہ مغربی پاکستان صنعتی ترقیاتی کارپوریشن چین کے تعاون سے قائم کر رہی ہے اس موقعہ پر کارخانہ کی تعمیر میں مدد دینے والی چینی ماہرین کی جماعت کے سربراہ مسٹر ڈانگ چن سن بھی موجود تھے۔

شیخ عبداللہ پر بھارتی مدھوک کا الزام

نئی دہلی ۲۷ جنوری۔ بھارت کی انتہا پسند جماعت کے لیڈر مسٹر بھارتی مدھوک نے الزام لگایا ہے کہ شیخ عبداللہ مسلمان ممالک کے سفیروں سے مسلسل ملاقاتیں کر رہے ہیں اور اس کا مقصد نہ صرف کشمیر کے سوال پر اپنے موقف کی حمایت حاصل کرنا ہے بلکہ ان سفیروں کو یہ باور کرانا ہے کہ بھارت میں مسلمانوں سے اچھا سلوک نہیں کیا جاتا ہے انہوں نے مزید کہا کہ شیخ عبداللہ آہستہ آہستہ بھارتی مسلمانوں کی قیادت پر بھی قبضہ کر رہے ہیں اور اس طرح اپنے آپ کو بالاتر بنانے میں مصروف ہیں۔ بھارتی اخبار سیاست کے مطابق مسٹر بھارتی مدھوک نے کہا کہ کانگریس نے شیخ عبداللہ کو رہا کر کے اپنی کمزوری کا ثبوت مہیا کر دیا ہے اور کشمیری لیڈر ملک کی سالمیت کے لئے خطرہ بنتے جا رہے ہیں۔

مسٹر افضل بیگ کا انٹرویو

راولپنڈی۔ ۲۶ جنوری۔ ممتاز کشمیری رہنما مرزا افضل بیگ نے کہا ہے کہ تنازعہ کشمیر میں پاکستان کو فریق بنایا جا چکا ہے اور پاکستان کے بغیر یہ جھگڑا طے نہیں ہو سکے گا اس لئے بھارتی حکومت کے لئے ضروری ہے کہ وہ تنازعہ کشمیر کے آبرومندانہ تصفیہ کے لئے پاکستان سے مفاہمت پیدا کرے ان خیالات کا اظہار انہوں نے ایک انٹرویو میں کیا ہے جو حال ہی میں بھارت کے جریدہ میں شائع ہوا ہے۔

امریکہ پاکستان کو ریلوے انجن دے گا

اسلام آباد۔ ۲۶ جنوری۔ امریکہ اور پاکستان کے درمیان کل ڈیڑھ کروڑ ڈالر کے ایک طویل المیعاد معاہدہ پر دستخط ہو گئے ہیں جس کے تحت امریکہ پاکستان کو ۶۵ ڈیزل الیکٹرک انجن اور ان کے متعلقہ پرزے مہیا کرے گا۔ اس معاہدہ پر پاکستان کی طرف سے سیکرٹری اقتصادی امور مسٹر آر ایم خان اور امریکہ کی طرف سے پاکستان میں امریکی امدادی مشن کے ڈائریکٹر مسٹر ولیم کنگز نے دستخط کئے۔

83

امانت تحریک جدید

امانت تحریک جدید میں روپیہ کیوں رکھا جائے؟

- حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جاری کردہ تحریک ہے
- امام وقت کی آواز پر لبیک کہنا ہم سب کا فرض ہے
- یہ ایک الہامی تحریک ہے۔
- امانت تحریک جدید میں روپیہ رکھوانا فائدہ بخش ہے اور خدمت دین بھی
- اس فنڈ میں آپ اپنے لئے اور اپنے بچوں کے لئے چھوٹی چھوٹی رقم جمع کروا سکتے ہیں اور بوقت ضرورت واپس بھی لے سکتے ہیں۔

مزید تفصیلات کے لئے افسر امانت تحریک جدید سے رجوع فرمائیں۔

ہر قسم کا سامان بجلی تیار کرنے والا نرم

ایس۔ ایس آئی

مثلاً ۱۵ ایمپیئر بلنگ پورسلین — ۱۵ ایمپیئر سنگل فیز پن

بلنگ و دیپن سالہ دیپورسلین — ہینڈل سٹو و دیپن

شفیع سنز انڈسٹریز سیالکوٹ

بیت اللہ زمانہ قدیم سے خدا تعالیٰ کے انوار و برکات کا تجلّی گاہ رہا ہے

یہ قیامت تک دُنیا کو ایک مرکز پر متحد رکھنے کا ذریعہ بنا رہے گا!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ الحج کی آیات ۲۸ تا ۳۰ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"ولیم میور لکھتا ہے کہ بعض تاریخوں سے پتہ چلتا ہے کہ عمالقہ نے بیت المقدس کو دوبارہ بنایا تھا اور کچھ عرصہ تک ان کے پاس رہا اور تورات سے پتہ چلتا ہے کہ عمالقہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں تباہ ہوئے تھے (خروج باب ۱۷ آیت ۸ تا ۱۶ و گنتی ۲۴ آیت ۲۰)

گویا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ سے بھی بہت پہلے عمالقہ اس پر قابض رہ چکے تھے اور وہ بھی اس کے بانی نہ تھے بلکہ یہ گھر ان سے بھی پہلے کا بنا ہوا تھا اور انہوں نے اس کے تقدس پر ایمان لاتے ہوئے اسے دوبارہ تعمیر کیا تھا۔ پس تاریخی شواہد کی رو سے بھی بیت اللہ کا بیت عتیق ہونا ایک ثابت شدہ حقیقت ہے۔

اس موقع پر حضرت محی الدین صاحبؒ ابن عربی کے ایک کشف کا ذکر کر دینا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے جو انہوں نے اپنی کتاب فتوحات مکیہ کی جلد ۳ میں بیان فرمایا ہے وہ لکھتے ہیں کہ میں نے ایک دفعہ کشفی حالت میں دیکھا کہ میں بیت اللہ کا طواف کر رہا ہوں اور میرے ساتھ کچھ اور لوگ بھی ہیں جو بیت اللہ کا طواف کر رہے ہیں مگر وہ کچھ اجنبی قسم کے لوگ ہیں جن کو میں پہچانتا نہیں۔ پھر انہوں نے دو شعر پڑھے جن میں سے ایک تو مجھے بھول گیا مگر دوسرا یاد رہا۔ وہ شعر جو مجھے یاد رہا وہ یہ تھا کہ ؎

لَقَدْ طُفْنَا کَمَا طُفْتُمْ سِنِیْنَا
بِھٰذَا الْبَیْتِ طَرًّا اَجْمَعِیْنَا

یعنی ہم بھی اس مقدس گھر کا سالہا سال اسی طرح طواف کرتے رہے ہیں جس طرح آج تم اس کا طواف کر رہے ہو وہ فرماتے ہیں کہ مجھے اس پر بڑا تعجب ہوا پھر ان میں سے ایک شخص نے مجھے اپنا نام بتایا مگر وہ نام بھی ایسا تھا جو میرے لئے بالکل غیر معروف تھا۔ اس کے بعد وہ شخص مجھ سے کہنے لگا کہ میں تمہارے باپ دادوں میں سے ہوں میں نے پوچھا کہ آپ کو وفات پائے کتنا عرصہ گزر چکا ہے اس نے کہا کہ چالیس ہزار سال سے زیادہ عرصہ گزر رہا ہے میں نے کہا زمانہ آدم پر تو اتنا عرصہ نہیں گزرا۔ اس نے کہا کہ تم کس آدم کا ذکر کرتے ہو کیا اس آدم کا جو تمہارے قریب زمانہ میں ہوا ہے یا کسی اور آدم کا وہ کہتے ہیں اس پر معاً مجھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی یہ حدیث یاد آگئی کہ اللہ تعالیٰ نے ایک لاکھ آدم پیدا کئے ہیں اور میں نے سمجھا کہ میرے یہ جدّ اکبر بھی انہی میں سے کسی ایک آدم سے تعلق رکھنے والے ہوں گے (فتوحات مکیہ جلد ۳ باب ۳۹۰ صفحہ ۵۴۹)

حضرت محی الدین صاحبؒ ابن عربی کا یہ کشف بھی بتا رہا ہے کہ بیت اللہ نہایت قدیم زمانہ سے دنیا کا مرکز اور لوگوں کی ہدایت کا ایک ذریعہ بنا رہا ہے اور اس طرح یہ دنیا بھی لاکھوں سال سے چلی آ رہی ہے چنانچہ آج سے ہزارہا سال قبل بھی لوگ اس مقدس گھر کا اسی طرح طواف کرتے رہے ہیں جس طرح آج ہم بیت اللہ کا طواف کرتے ہیں یہی حقیقت قرآن کریم نے بیان فرمائی ہے کہ یہ البیت العتیق ہے جو زمانہ قدیم سے خدا تعالیٰ کے انوار و برکات کا تجلّی گاہ رہا ہے اور قیامت تک دنیا کو ایک مرکز پر متحد رکھنے کا ذریعہ بنا رہے گا"

(تفسیر کبیر)

ربوہ کا موسم

ربوہ ۲۷ جنوری۔ یہاں ۲۵ اور ۲۶ جنوری کی درمیانی رات سے مطلع مسلسل ابر آلود ہے اور سردی بڑھ گئی ہے۔ کل دن بھر وقفہ وقفہ سے ہلکی بارش ہوتی رہی۔ آج صبح بھی آسمان پر بادل چھائے ہوئے ہیں۔

راولپنڈی میں اُردن کے شاہ حسین کا والہانہ استقبال

فضا پاک اُردن دوستی زندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھی

راولپنڈی: ۲۷ جنوری۔ شاہ حسین کل پاکستان کے سرکاری دورہ پر راولپنڈی پہنچے تو ان کا شاندار استقبال کیا گیا۔ جونہی معزز مہمان مسکراتے ہوئے اپنے طیارے سے باہر آئے۔ فضا شاہ حسین زندہ باد، پاکستان، اردن دوستی زندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھی۔ صدر ایوب کابینہ کے وزراء سفارتی نمائندے، فوجی اور صوبائی اسمبلی کے ارکان اور معزز شہری شاہ حسین کو خوش آمدید کہنے کے لئے چک لالہ کے ہوائی اڈے پر موجود تھے سب سے پہلے صدر نے عزیز مہمان سے پرجوش مصافحہ کیا۔ اس کے بعد وفد سے ان کا تعارف کرایا۔ اس کے ساتھ ہی ہوائی اڈہ کی تقریبات شروع ہو گئیں۔ ۲۱ توپوں کی سلامی دی گئی اور بینڈ نے پاکستان اور اردن کے قومی ترانوں کی دھنیں چھیڑیں شاہ حسین نے صدر ایوب کے ہمراہ گارڈ آف آنر کا معائنہ کیا۔

ہوائی اڈہ سے ایوان صدر تک

صبح سے لوگوں کا اجتماع شروع ہو گیا تھا اور سہ پہر تک لوگوں کی تعداد ہزاروں سے متجاوز ہو گئی تھی۔ ہوائی اڈہ کے چاروں طرف عوام کے ہجوم معزز مہمان کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے بے چین تھے۔

اخبار احمدیہ

(بقیہ صفحہ اول)

ان احسانوں اور پیہم نازل ہونے والی رحمتوں اور برکتوں پر اس کا شکر ادا کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں اور خلیفۃ اسلام کے ضمن میں نئی ذمہ داریاں ادا کرنے کے لئے تیار رہیں۔

صبح سے مسلسل ہلکی ہلکی بارش اور سردی کی وجہ سے حضور نے عصر کی نماز بھی نماز جمعہ کے ساتھ جمع کر کے پڑھائی۔ احباب کو جگہ کی قلت کی وجہ سے مسجد کے متعدد حصہ میں تنگ صفیں بنانا پڑیں اور انہوں نے نماز کے دوران ایک دوسرے کی پیٹھوں پر سجدے کئے۔ اس کے باوجود بہت سے احباب کو بارش کے دوران کھلے صحن میں ہی نماز ادا کرنا پڑی۔

شمالی کوریا کے سرحدی مورچوں پر بمباری شروع ہو گئی

امریکی فوج اور شمالی کوریا کے گوریلوں میں خونریز جھڑپیں

سیول ۲۷ جنوری۔ شمالی کوریا کے سرحدی مورچوں اور فوجی ٹھکانوں پر بمباری شروع ہو گئی ہے۔ جنوبی کوریا کے تقریباً تمام اخبارات نے کل جلی سرخیوں سے یہ خبر شائع کی کہ کل شمالی اور جنوبی کوریا کی سرحد پر شمالی کوریا کے مورچوں پر نامعلوم طیاروں نے شدید بمباری کی بم گرنے سے اتنے شدید دھماکے ہوئے کہ جنوبی کوریا کے قصبہ سوک چو میں کھڑکیوں اور دروازوں کے شیشے ٹوٹ گئے۔ دریں اثنا کل پاکستانی مندوب آغا شاہی کی صدارت میں سلامتی کونسل کا ایک اجلاس ہوا جس میں امریکہ کے جاسوسی جہاز "پیلو" پر شمالی کوریا کے قبضہ سے پیدا ہونے والی صورت حال پر غور کیا گیا۔

ایک اطلاع کے مطابق امریکہ نے کل تیسری بار شمالی کوریا سے اپیل کی ہے کہ وہ جاسوسی کرنے والے امریکی جہاز پیلو کو آزاد کر دے لیکن شمالی کوریا نے اس اپیل کا کوئی جواب نہیں دیا۔ اس سے قبل وہ امریکہ کی دو اپیلیں مسترد کر چکا ہے باخبر ذرائع کے مطابق شمالی کوریا کے رویے میں کوئی تبدیلی نہیں آئی اور اس نے اعلان کیا ہے کہ امریکی جہاز نے جان بوجھ کر ہمارے علاقہ کی خلاف ورزی کی ہے۔ اس لئے اس کے عملہ کو سزا دی جائے گی۔ ادھر جنوبی کوریا کے باخبر ذرائع نے بتایا ہے کہ اگر شمالی کوریا نے امریکی جہاز کو واگزار نہ کیا تو امریکہ کے جنگی جہاز حرکت میں آ جائیں گے۔ اور شمالی کوریا کے اہم ٹھکانوں پر گولہ باری شروع کر دیں گے۔